سلسلۂ مطبوعات: 16

ملکۂ عفاف

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

عبدالولی عبدالقوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

الحائر/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

جدی کلاں، محمد آباد ضلع مئو یوپی انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ملکہء عفاف

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ

تالیف

عبدالولی عبدالقوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

الحائط/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں.

نام کتاب	:	ملکہء عفاف عائشہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ
تالیف	:	عبدالولی عبدالقوی
طابع وناشر	:	انجمن اصلاح معاشرہ
سال اشاعت	:	جنوری ۲۰۱۹
سلسلہ مطبوعات	:	۱۶

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے،
لہذا اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

ANJUMAN ISLAH - E- MUASHARAH
Bandi Kalan, Mohammadabad
Distt: Mau (U.P) INDIA
Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۶
۲	عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعارف	۱۰
۳	عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۱۹
۴	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے شادی	۲۱
۵	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی	۲۵
۶	اس زواج میمون سے متعلق شبہات اوران کا ازالہ	۲۸
۷	عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا نقشہ	۳۰
۸	شوہر کی فرماں برداری اور خدمت گذاری	۳۲
۹	عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبادت	۳۳
۱۰	عائشہ رضی اللہ عنہا اور جود وسخا	۳۵
۱۱	عائشہ رضی اللہ عنہا اور ستر وحجاب	۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲	عائشہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام	۳۸
۱۳	واقعہ افک	۴۰
۱۴	نزول براءت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت تراشی کرنے والے کا حکم	۴۵
۱۵	رسول اللہ ﷺ کا انتقال	۴۷
۱۶	عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد	۴۸
۱۷	جنگ جمل اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی شرکت	۴۹
۱۸	عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال	۵۷
۱۹	عائشہ رضی اللہ عنہا شعری گلدستہ میں	۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ عَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ حَمْدًا کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً بِمَا ھُوَ أَھْلُہ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ عَلٰی أَصْحَابِہٖ وَ مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. وَ بَعْدُ:

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو مومنوں کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب مقدس میں ارشاد فرمایا:

﴿النَّبِیُّ أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ أَنفُسِھِمْ وَأَزْوَاجُہُ أُمَّھَاتُھُم﴾

(الاحزاب:٦)

پیغمبر مومنوں پر خود ان سے زیادہ بھی حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مذکورہ آیت کریمہ میں زوجات رسول ﷺ کو مومنوں کی ماں ہونے کے لقب سے ملقب فرما کر ان کی شان وعظمت اور قدر ومنزلت کو واشگاف کیا ہے اور ان کے احترام وتکریم کو مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ماں سے محبت اور اس کی عزت وتکریم ضروری ہے۔

انھیں امہات المؤمنین میں سے ایک عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں، میرے لئے انتہائی مسرت وشادمانی کی بات ہے کہ میں کائنات کی اس افضل واشرف خاتون، مومنوں کی ماں، پیکر ایمان وعمل، ملکہ عفت وعصمت، زوجہ رسول ﷺ کی زندگی کو صفحہ قرطاس کی زینت بناؤں اور زبان وقلم کو اس مقدس خاتون کے ذکر جمیل سے معطر کروں جن کی سیرت لالہ وگل کی طرح خوشنما، آبشاروں کے مانند مترنم اور کہکشاں کی طرح روشن وتابناک ہے، ان کی سیرت وکردار میں بنات حوا کے لئے عفت و پاکدامنی، ستر وحجاب، علم و فقاہت، فہم وفراست، زہد وتقوی، صبر وتحمل اور قناعت کی انمول مثالیں ہیں۔

یہ کتابچہ دراصل شبلی کالج اعظم گڑھ کے سیمینار کا ایک مقالہ ہے، جو ڈاکٹر محمد طاہر صاحب کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۱، ۲۲ نومبر ۲۰۱۵ کو امہات المؤمنین کی سیرت پر منعقد کیا گیا تھا، جس میں ناچیز کو بھی سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کچھ صفحات ہدیہ قارئین کرنے کا حکم ہوا تھا، بعض احباب کی خواہش پر اسے کتابچہ کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔

یہ موضوع تو شرح واطناب کا تقاضا کرتا ہے لیکن بار خاطر بن جانے والی طوالت سے بچتے ہوئے میں نے اسے اجمال واختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل نکات میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعارف

(۲) عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

(۳) عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے شادی

(۴) عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی

(۵) اس زواج میمون سے متعلق شبہات اوران کا ازالہ

(۶) عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا نقشہ

(۷) شوہر کی فرماں برداری اور خدمت گذاری

(۸) عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبادت

(۹) عائشہ رضی اللہ عنہا اور جود وسخا

(۱۰) عائشہ رضی اللہ عنہا اور ستر وحجاب

(۱۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام

(۱۲) واقعہ افک

(۱۳) نزول براءت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت تراشی کرنے والے کا حکم

(۱۴) رسول اللہ ﷺ کا انتقال

(۱۵) عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد

(۱۶) جنگ جمل اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی شرکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) عائشہ رضی اللہ کا انتقال

(۱۸) عائشہ رضی اللہ عنہا شعری گلدستہ میں

اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ وہ مغربی تہذیب وتمدن کی دلدادہ خواتین اسلام کو امہات المؤمنین کی سیرت کو اسوہ اور نمونہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے، انھیں صراط مستقیم پر گامزن کرے اور عریانیت اور بے راہ روی سے بچنے کی توفیق بخشے اور اس کتابچہ کو ان کے لئے مشعل راہ بنائے۔ آمین

اللہ مؤلف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، اور اسے ثواب دارین کا ذریعہ بنائے اور اس سے لوگوں کو نفع پہنچائے۔ آمین

و صلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین

طالب دعا:
عبدالولی عبدالقوی اعظمی
بندی کلاں، ضلع: مئو، یوپی، انڈیا
داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات
الحائط (فدک)/سعودی عرب
waliazami@gmail.com

۱۵/محرم ۱۴۴۰ھ
مطابق: ۲۵/ستمبر ۲۰۱۸م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على رسول الله وعلى آله و صحبه و من والاه وبعد:

(۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعارف:

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے جگری دوست، رفیق غار، ہجرت کے ساتھی، خلیفہ اول ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر تھیں، ان کی کنیت ابوبکر اور نام عبد اللہ بن ابوقحافہ تھا، ان کا سلسلہ نسب کعب بن مرۃ پر رسول اللہ ﷺ کے نسب سے جاملتا ہے، وہ ایک پاکیزہ فطرت اور سلیم الطبع شخص تھے، دور جاہلیت کے خصال رزیلہ سے انھیں اسلام سے پہلے ہی نفرت تھی، انھوں نے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا نہ کبھی زنا کاری کے قریب گئے نہ کبھی شراب پیا۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۴۸)

یہ مردوں میں پہلے شخص تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جسے بھی اسلام کی دعوت دی وہ پہلے تردد کا شکار ہوا سوائے ابوبکر کے کہ انھوں نے بلا تردد میری دعوت پر لبیک کہا''۔

(دیکھئے: البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۱/ ۱۲۱، تاریخ دمشق لابن عساکر ۳۰/ ۱۲۸)

رسول اللہ ﷺ نے انھیں ''عتیق'' اور ان کی کثرت تصدیق کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''صدیق'' کا لقب عنایت فرمایا، بعض لوگ انھیں ان کی نرم دلی اور خشیت الٰہی سے بکثرت آہ و بکا کی وجہ سے ''اواہ'' کا لقب بھی دیتے تھے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنے ہمراہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو لے کر احد پہاڑ پر چڑھے، تو احد کانپ اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: احد قرار پکڑو کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(بخاری ۳۶۷۵، مسلم ۶۴۰۰، الفاظ بخاری کے ہیں)

صدیق سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دو شہیدوں سے مراد عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما تھے، یہ ایک معجزانہ پیشین گوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری اتری، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما ہر دو نے جام شہادت نوش فرمایا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ تم اللہ کے ''عتیق'' جہنم سے آزاد کردہ ہو، لہذا اس دن سے ان کا نام ''عتیق'' پڑ گیا۔

(ترمذی ۳۶۷۹، اس کی سند صحیح ہے، دیکھئے: صحیح الترمذی ۲۰۳/۳)

ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک عظیم قدر و منزلت کے حامل تھے، قوم میں ان کا اونچا مقام تھا ان کے اعلی اخلاق کی وجہ سے لوگ ان سے محبت کرتے اور اپنے درپیش مسائل ان کے پاس لے کر آتے تھے۔

رجب سن ۱۰ نبوی میں جب آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ اور آپ کے رفقاء پر اہل مکہ کے ظلم و جور اور ستم رانیوں میں اضافہ ہو گیا یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مکہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور حبشہ کے ارادہ سے تن تنہا نکل پڑے، ابھی برک غماد پہنچے تھے کہ ابن دغنہ سے ملاقات ہو گئی..... اس نے کہا: ''ابو بکر! آپ جیسے شخص کو اپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ اسے نکالا جانا چاہئے آپ تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب حق پر اعانت کرتے ہیں....''۔ (بخاری ۳۹۰۵)

ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک مالدار شخص تھے راہ الٰہی میں ہمہ وقت اپنے مال کو خرچ کرتے یہاں تک کہ سخاوت و فیاضی میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''جس قدر ابو بکر کے مال سے مجھے نفع پہنچا اتنا کسی اور کے مال سے نہ پہنچا''۔

(ترمذی ۴۰۲۲ بر اویت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (صحیح) عند الالبانی رحمہ اللہ، دیکھئے: صحیح الترمذی ۳/۲۰۰)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، اس موقع پر میرے پاس بھی مال تھا، چنانچہ میں نے (دل میں) کہا: اگر میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لینا چاہوں تو آج لے سکتا ہوں، چنانچہ میں اپنا آدھا مال آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: اسی قدر چھوڑ آیا ہوں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا کل مال رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی چھوڑا ہے؟ کہا: میں نے ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے، (عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تب مجھے کہنا پڑا: میں کسی شے میں کبھی بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہیں بڑھ سکتا۔

(ابوداؤد ۱۶۸۰، تحقیق الالبانی (حدیث حسن) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۵/ ۳۶۶)

ابوبکر رضی اللہ عنہ انساب کے عالم تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں سب سے زیادہ نسب کا علم رکھنے والے ابوبکر ہیں۔

(مسلم ۵۶۵۰)

ام رومان عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں تھیں، ان کا نام زینب یا دعد بنت عامر بن عویمر تھا، ان کے پہلے شوہر عبداللہ بن حارث الازدی کے انتقال کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں ان سے شادی کی تھی، ان کے بطن سے دو بچے عبدالرحمٰن اور عائشہ پیدا ہوئے، ام رومان پہلے اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے تھیں، انھوں نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خانوادے کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کی۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۸/ ۲۷۶، تاریخ طبری ۳/ ۲۴۶، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر ۴/ ۱۹۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام رومان رضی اللہ عنہا مشرف باسلام ہونے کے بعد برابر اپنے شوہر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نصرت وحمایت کرتی رہیں اور ہر غم واندوہ میں ان کے لئے سہارا بنتی رہیں یہاں تک کہ سن ۶ ہجری میں اس دار فانی سے کوچ کر گئیں، رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس ان کی قبر میں اترے اور ان کے لئے یہ کہتے ہوئے دعائے مغفرت کی: ''اے اللہ! ام رومان نے تیری راہ میں اللہ ورسول کی خاطر جو مشقتیں اٹھائی ہیں تو ان سے آگاہ ہے''۔

(الکامل لابن الاثیر ۲/۵۲، الروض الانف ۴/۲۲)

لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ترجیح کے مطابق ام رومان رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۹ ہجری کے بعد ہوا، اس لئے کہ واقعہ تخییر سن ۹ ہجری میں پیش آیا اور اس وقت ام رومان بقید حیات تھیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر آیت تخییر (۱) نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سب سے

---

(۱) آیت تخییر سے مراد مندرجہ ذیل آیت کریمہ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحاً جَمِيلاً ☆ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْراً عَظِيماً﴾ (الاحزاب: ۲۸-۲۹) اے نبی ﷺ آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب وزینت چاہتی ہو، تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا دوں اور تمھیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں اور اگر تمہاری مراد اللہ اور اس کا=

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے مجھ سے شروع کیا، فرمایا:

"انی ذاکر لک أمرا فلا علیک أن لا تعجلی حتی تستأمری أبـــویک" میں تم سے ایک بات کہنے والا ہوں تم اپنی جانب سے کوئی جلد بازی نہ کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔

(بخاری ۲۴۶۸، مسلم ۱۴۷۵)

یہ روایت دلیل ہے کہ اس وقت ام رومان رضی اللہ عنہا زندہ تھیں اسی لئے

= رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لئے اللہ تعالی نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں۔

اسلامی فتوحات کے نتیجہ میں جب مسلمانوں کی مالی حالت پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہوگئی تو انصار ومہاجرین کی عورتوں کو دیکھ کر ازواج مطہرات نے بھی نان ونفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کر دیا، چوں کہ رسول اللہ ﷺ انتہائی سادگی پسند تھے، اس لئے ازواج مطہرات کے اس مطالبہ پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی جو ایک مہینہ تک جاری رہی، بالآخر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمادی، اس کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ آیت کریمہ سنا کر انھیں اختیار دیا تاہم انھیں کہا کہ اپنے طور پر فیصلہ کرنے کے بجائے اپنے والدین سے مشورے کے بعد کوئی اقدام کرنا، عائشہ رضی اللہ عنہا گویا ہوئیں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے بارے میں مشورہ کروں؟ بلکہ میں اللہ ورسول ﷺ کو پسند کرتی ہوں، یہی بات دیگر ازواج مطہرات نے بھی کہی اور کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دنیا کے عیش وآرام کو ترجیح نہیں دی۔ (بخاری ۴۷۸۶، مسلم ۱۴۷۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ماں باپ دونوں سے مشورہ کرنے کے لئے کہا، لہذا مختلف فیہ اقوال میں صحیح یہی ہے کہ ام رومان کا انتقال سن ۹ ہجری کے بعد ہوا۔

(ملاحظہ ہو: فتح الباری ۸/ ۵۲۱، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۴/ ۴۵۲)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش ایمان وعمل سے معمور گھرانے میں بعثت نبوی کے چار سال یا بعض اہل علم کے قول کے مطابق ۵ سال بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی، ان کی تربیت مسلمان ماں باپ کے ہاتھوں اسلامی ماحول میں ہوئی، انھوں نے اپنے گھر میں مشرکانہ عقائد وافعال کبھی نہ دیکھے، اس لئے ان کی فکر دور جاہلیت کے باطل افکار وخیالات سے بالکل پاک صاف ستھری تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "لم أعقل أبوی الا و هما یدینان الدین" جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین اسلام پر چلتے ہوئے پایا۔

(بخاری ۴۶۴، سیر اعلام النبلاء ۲/ ۱۳۹)

چوں کہ عرب کے شہری باشندوں کا دستور تھا کہ اپنے بچوں کو شہری امراض سے دور رکھنے کے لئے دودھ پلانے والی بدوی عورتوں کے حوالہ کر دیا کرتے تھے تاکہ ان کے جسم طاقتور اور اعصاب مضبوط ہوں اور اپنے گہوارہ ہی سے ٹھوس عربی زبان سیکھ لیں، اسی دستور کے مطابق عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی ابوالقعیس کی بیوی کے پاس رضاعت کے لئے بھیج دیا گیا۔ (الاصابۃ لابن حجر ۸/ ۲۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا متعدد القاب سے پکاری جاتی تھیں جوان کی قدر ومنزلت کے غماز تھے، رسول اللہ ﷺ فرط محبت میں انھیں کبھی یا عائش کبھی یا بنت الصدیق کبھی یا حمیراء کہہ کر پکارتے تھی، صدیقہ بھی آپ کا لقب تھا اور اللہ کا دیا گیا لقب ام المؤمنین تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائش جبرئیل تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ (بخاری ۳۷۶۸)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ .....﴾ (وہ لوگ کہ وہ جو کچھ بھی اعمال کر لیتے ہیں لیکن ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں.....) تو میں نے پوچھا کہ ڈرنے والے کون ہیں ؟ وہ جو شراب پیتے، بدکاریاں کرتے اور چوریاں کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اے صدیق کی بیٹی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں لیکن ڈرتے رہتے ہیں کہ یہ اعمال نامقبول نہ ٹھہریں۔

(ترمذی ۳۱۷۵، (حدیث صحیح) عندالالبانی رحمہ اللہ دیکھئے: صحیح الترمذی ۳/ ۷۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار حبشہ کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے حمیراء! کیا تم یہ کھیل دیکھنا چاہ رہی ہو..... (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۷/ ۸۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب مسروق رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی روایت نقل کرتے تو کہتے:
"حدثتنی الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله المبرأة" مجھ سے صدیق کی بیٹی صدیقہ، اللہ کے حبیب کی حبیبہ نے بیان کیا جن کی براءت آسمان سے نازل ہوئی۔ (مسند احمد ۲۶۰۸۶)

اللہ نے زوجات رسول ﷺ کو مومنوں کی ماں ہونے کا لقب عنایت فرمایا، چنانچہ فرمایا:

﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ....﴾ (الاحزاب:٦)

پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ تھی، عروہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: اے نبی ﷺ! میری سہیلیوں کی کنیتیں ہیں، لہذا میری بھی کنیت رکھ دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی بہن اسماء کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی جانب اپنی نسبت کرتے ہوئے اپنی کنیت ام عبداللہ رکھ لو، لہذا عائشہ رضی اللہ عنہا اسی کنیت سے پکاری جاتی تھیں یہاں تک کہ اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔

(ابوداؤد ۴۹۷۰، اس کی سند صحیح ہے، دیکھئے: البدر المنیر لابن الملقن ۳۴۳/۹، المجموع للنووی ۴۳۸/۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ایک بچہ ساقط ہوا تھا جس کی بنا پر آپ کی کنیت ام عبداللہ تھی تو یہ بات صحیح دلائل سے ثابت نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو: جلاء الافہام لابن القیم ۲۴۱، الاصابۃ لابن حجر ۲/۲۳۲)

(۲) عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل:

عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں متعدد روایات وارد ہیں ہم ذیل میں ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام"

عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر ہے۔ (بخاری ۳۷۷۰، مسلم ۲۴۴۶)

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ سے، میں نے پوچھا اور مردوں میں؟ فرمایا: کہ اس کے باپ سے۔ (بخاری ۳۶۶۲، مسلم ۲۳۸۴)

رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی قدر و منزلت کی وجہ سے صحابہ اپنے ہدیے بھیجنے کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ ﷺ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔

عروہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ آپ ﷺ کو تحفے بھیجنے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آپ ﷺ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میری سوکنیں سب ام اسلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے کہا: اللہ کی قسم! لوگ اپنے تحفے جان بوجھ کر اس دن بھیجتے ہیں جس دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آپ ﷺ کی باری ہوتی ہے، ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اپنے لئے بھی فائدہ چاہتی ہیں، اس لئے تم رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ میں جس بھی بیوی کے پاس ہوں جس کی بھی باری ہو اس گھر میں تحفے بھیج دیا کرو، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کی، آپ ﷺ نے کچھ بھی جواب نہ دیا، انھوں نے دوبارہ عرض کیا پھر بھی جواب نہ دیا، پھر تیسری بار عرض کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھ کو نہ ستاؤ، اللہ کی قسم! تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی، ہاں (عائشہ کا مقام یہ ہے) کہ ان کے لحاف میں وحی نازل ہوتی ہے۔
(بخاری ۳۷۷۵، مسلم ۲۴۴۱، الفاظ صحیح بخاری کے ہیں)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائش! جبرئیل تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ (بخاری ۳۷۶۸)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی بیویوں میں سے کون جنت میں ہوں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم انھیں میں سے ہوگی۔
(سلسلہ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ۳/۱۳۳)

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمھیں پسند نہیں کہ تم دنیا اور آخرت میں بھی میری بیوی ہو، عائشہ رضی اللہ عنہا گویا ہوئیں کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا میں اور آخرت میں بھی میری بیوی ہو۔ (سلسلہ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ۵/ ۳۲۵)

(۳) عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے شادی:

رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلی بیوی ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھیں، رمضان سن دس نبوی میں ہجرت سے تین سال پہلے ان کا انتقال ہوگیا، اس وقت وہ ۶۵ سال کی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی عمر پچاس برس کی تھی۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ تعالی کی ایک گرانقدر نعمت تھیں، وہ ایک چوتھائی صدی تک آپ کی رفاقت میں رہیں، اس دوران رنج وقلق کا وقت آتا تو آپ ﷺ کے لئے تڑپ اٹھتیں، سنگین اور مشکل ترین حالات میں آپ کو قوت پہنچاتیں، تبلیغ رسالت میں آپ کی مدد کرتیں، اپنے جان و مال سے آپ کی خیرخواہی وغمگساری کرتیں، اب ایسی غمگسار بیوی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کبیدہ خاطر رہا کرتے تھے، جاں نثاروں کو اس کی بڑی فکر ہوئی، آپ کے رضاعی بھائی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکیم آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دوسرا نکاح کر لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے؟ خولہ نے کہا: بیوہ اور کنواری دونوں طرح کی لڑکیاں موجود ہیں جس کو آپ پسند فرمائیں اس کے متعلق گفتگو کی جائے، فرمایا: وہ کون ہیں؟ خولہ نے کہا: بیوہ تو سودہ بنت زمعہ ہیں اور کنواری ابوبکر کی لڑکی عائشہ، ارشاد ہوا بہتر ہے تم ان کی نسبت گفتگو کرو۔

خولہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی مرضی پا کر پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آئیں، گھر پر ام رومان (عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں) موجود تھیں ان سے کہا: اللہ عزوجل نے تمہارے اوپر خیر و برکت کی مینہ برسائی ہے، ام رومان نے پوچھا: وہ کیا؟ کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے آپ کی بیٹی عائشہ کو پیغام دینے کے لئے بھیجا ہے، ام رومان نے کہا: میری بھی آرزو یہی ہے، تھوڑا ٹھہرو یہاں تک کہ ابوبکر آجائیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے پر ان سے تذکرہ کیا، وہ بولے خولہ! عائشہ تو رسول اللہ ﷺ کی بھتیجی ہے، آپ سے اس کا نکاح کیسے ہوسکتا ہے، خولہ نے آنحضرت ﷺ سے استفسار کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر میرے دینی بھائی ہیں اور اس قسم کے بھائیوں کی اولاد سے نکاح جائز ہے، تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کبھی کوئی وعدہ خلافی نہیں کی ہے، ایک بار مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے جبیر سے عائشہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی سے متعلق کہا تھا مجھے ان سے دریافت کر لینا چاہیے، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مطعم بن عدی کے پاس آئے اور کہا: جبیر سے عائشہ کی شادی کے بارے میں اب آپ کیا کہتے ہیں؟ مطعم نے اپنی بیوی سے پوچھا: چونکہ ابھی مطعم کا گھرانہ اسلام سے سرفراز نہیں ہوا تھا اس لئے ان کی بیوی نے کہا: اگر یہ لڑکی ہمارے گھر میں آ گئی تو ہمارا بچہ بد دین ہو جائے گا، ابوبکر نے مطعم سے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ کہا وہی جوام جبیر کہہ رہی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ لوٹے اور خولہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ وہ آ کر نکاح کر لیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا عقد نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا، اس وقت عائشہ کی عمر ۶ برس تھی۔

(مسند احمد ۴۲/ ۵۰۱، طبرانی ۲۳/ ۲۳، مستدرک حاکم ۲/ ۱۱۸۱، مام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح، مسلم کی شرط پر ہے، حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، دیکھئے: فتح الباری ۷/ ۲۶۶)

احادیث میں وارد ہے کہ نکاح سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا کہ ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر آپ کے سامنے کوئی چیز پیش کر رہا ہے، پوچھا: کیا ہے؟ فرشتے نے جواب دیا کہ آپ کی بیوی ہیں، آپ نے کھول کر دیکھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (بخاری ۷۰۱۱، مسلم ۲۴۳۸)

رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہجرت سے تین سال پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوال کے مہینہ میں کی، اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۶ برس تھی اور رخصتی شوال کے مہینہ میں ہجرت کے سات ماہ بعد ہوئی، اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر نو برس کی تھی۔

(الاستیعاب ۴/۱۸۸۱، معرفۃ الصحابۃ لابن مندہ ۹۳۹)

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی اور اس وقت میری عمر ۶ برس کی تھی اور میرے ساتھ شب زفاف منایا اس وقت میری عمر ۹ برس کی تھی۔ (بخاری ۵۱۳۳، مسلم ۱۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو مہر کتنا دیا اس بارے میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ آپ کا مہر دیگر ازواج مطہرات سے مختلف تھا بلکہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہر بھی دیگر ازواج مطہرات ہی کی طرح تھا، جیسا کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ ازواج مطہرات کو رسول اللہ ﷺ نے کتنی مہر دی، تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کو مہر میں بارہ اوقیہ اور نصف اوقیہ دیا جو پانچ سو درہم ہوتا ہے۔ (مسلم ۱۴۲۶)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خبردار! عورتوں کے مہر میں غلو سے کام نہ لو، اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ کے یہاں تقوی ہوتا، تو نبی ﷺ تم سے زیادہ اس کے حقدار ہوتے، مجھے رسول اللہ ﷺ سے متعلق کوئی ایسی خبر نہیں ملی کہ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے اپنا نکاح یا اپنی بیٹیوں کا نکاح بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر پر کیا ہو۔
(ترمذی ۱۱۱۴، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، دیکھئے: صحیح وضعیف الترمذی ۳/۱۱۱۴)

(۴) عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی:

ماہ شوال سن ۱۱ نبوی میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی اس وقت ان کی عمر ۶ سال کی تھی اور ہجرت کے سات ماہ بعد شوال سن ۱ ہجری میں رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی۔
(تلقیح فہوم اہل الاثر لابن الجوزی ص ۲۲، الطبقات الکبری لابن سعد ۸/ ۴۸)

مہاجرین جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو مدینہ کی آب وہوا انھیں راس نہ آئی، متعدد صحابہ کرام بیمار پڑ گئے، انھیں میں سے عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں، سخت بخار کی وجہ سے ان کے سر کے بال گر گئے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے جب میرا نکاح ہوا تو میری عمر ۶ سال کی تھی پھر ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے اور بنو حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا یہاں آ کر مجھے بخار چڑھا اور میرے بال جھڑ گئے، پھر (صحت یابی کے بعد) مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے، ایک دن میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں، اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے مجھے پکارا تو میں آئی، مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے، آخر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا، میری سانس پھول رہی تھی تھوڑی دیر میں مجھے جب کچھ سکون ہوا، تو انھوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر چھیرا، پھر مجھے گھر کے اندر لے گئیں، وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں جنھوں نے مجھے دیکھ کر دعا دی کہ خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو، میری ماں نے مجھے ان کے حوالہ کر دیا انھوں نے میری آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے ماں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ کر دیا اس وقت میری عمر نو برس کی تھی۔ (بخاری ۳۸۹۴، مسلم ۱۴۲۲)

شب زفاف کو اسماء بنت یزید اور ان کی سہیلیوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنوارا، جیسا کہ اسماء رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے مزین کیا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے بغل میں بیٹھ گئے، آپ ﷺ کی ضیافت کے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے تھوڑا سا دودھ پی کر عائشہ کی طرف بڑھا دیا، وہ شرمانے لگیں، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا عطیہ واپس نہ کرو، انھوں نے شرماتے شرماتے لے لیا اور ذرا سا پی کر رکھ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی سہیلیوں کو دے دو....۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسند احمد ۴۵/ ۱۷۵، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/ ۲۶، آداب الزفاف فی السنۃ المطہرۃ للالبانی ص ۹۱)

عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی شادی میں ولیمہ کا حال بیان کرتی ہیں کہ میری شادی میں اونٹ اور بکریاں ذبح نہ کی گئیں، بلکہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایک بڑے برتن میں کھانا بھیجا جو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عموما بھیجا کرتے تھے۔

(مسند احمد ۶/ ۲۱۰، طبرانی ۲۳/ ۲۳، مستدرک حاکم ۲/ ۱۸۱، امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا: یہ روایت صحیح مسلم کی شرط پر ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے: دیکھئے: فتح الباری ۷/ ۲۶۶)

شادی کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں ۸ سال پانچ ماہ رہیں، جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔

(دیکھئے: زواج السیدۃ عائشۃ خلیل ملا خاطر ص ۳۹، بخاری ۵۱۳۳، مسلم ۱۴۲۲)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس شادی میں نکاح، مہر، رخصتی غرضیکہ ہر رسم انتہائی سادگی کے ساتھ ادا کی گئی جس میں تکلف، آرائش اور اسراف کا نام ونشان نہ تھا، عرب کی بہت سی بیہودہ لغو رسموں سے دوری اختیار کی گئی۔

عرب شوال کے مہینہ میں شادی نہیں کرتے تھے، پہلے کبھی اس مہینہ میں طاعون آیا تھا اس لئے وہ ماہ شوال کو منحوس سمجھتے تھے اور اس میں شادی وغیرہ کی تقریبات انجام نہیں دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۸/ ۴۸، تاریخ خلیفہ بن خیاط ص ۳۰۱)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں یہ رسم بھی ٹوٹی کہ آپ کی شادی اور رخصتی دونوں ہی شوال میں ہوئی، وہ کہتی تھیں ''میری شادی اور رخصتی دونوں شوال میں ہوئی اور بایں ہمہ شوہر کے حضور مجھ سے زیادہ خوش بخت کون تھی''۔ (مسلم ۱۴۲۳)

ذرا آج کل کی غلو آمیز مسرفانہ شادیوں پر نگاہ ڈالیں، کیا ان کا اسلامی تعلیمات اور سلف صالحین کی شادیوں سے کوئی مقارنہ ہے، دور حاضر کے غلو آمیز رسم ورواج نے کتنے مرد وزن کو شادی کی نعمت سے محروم کر رکھا ہے، کتنے لوگ اپنی شہوت کے اسیر بن کر بے حیائی کی راہوں پر چل پڑے ہیں، کتنے لوگ اپنی بہنوں بیٹیوں کی شادی کے لئے گداگری کرتے نظر آتے ہیں اور کتنوں کو ان شادیوں نے اس قدر مقروض کر رکھا ہے کہ وہ اس کے بارگراں تلے مایوسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں، اللہ ہمیں فہم سلیم عطا فرمائے اور اسلام کے آسان راستوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(۵) اس زواج میمون سے متعلق شبہات اور ان کا ازالہ:

بعض کج فہم خصوصا اہل مغرب اس مبارک شادی پر انگشت نمائی کرتے نظر آتے ہیں کہ رسول اسلام نے اتنی کم سن لڑکی سے شادی کیوں کی، جب کہ آپ ﷺ کی عمر پچاس سال سے تجاوز کر چکی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ اس طرح کی عمر میں عالم انسانیت کی یہ کوئی پہلی شادی نہیں تھی جسے حقوق نسوانی کے نام نہاد پاسبان طعن وتشنیع کا نشانہ بناتے ہیں بلکہ عربوں کے یہاں اس طرح کی شادیوں کا عام رواج تھا، اسی لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی منگنی رسول اللہ ﷺ سے پہلے جبیر بن مطعم بن عدی سے ہو چکی تھی لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھرانہ کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے مطعم نے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ سے شادی ہوئی، اگر اس زمانہ میں اس طرح کی شادی عیب ہوتی تو مشرکین خصوصا منافقین جو رسول اللہ ﷺ کی ہر لغزش کی تلاش میں رہتے تھے اس شادی کو ضرور اپنی نکتہ چینیوں کا نشانہ بناتے، لیکن انھوں نے کبھی بھی اس کا تذکرہ نہ کیا، یہ اس بات واضح دلیل ہے کہ اس عمر کی شادی اس زمانہ میں کوئی عیب نہیں سمجھی جاتی تھی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس شادی کو لیکر نبی اسلام کو ایک شہوانی شخص قرار دینا کسی بھی حال میں درست نہیں، کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اسلام مکہ کی حسین دوشیزاؤں پر اپنی نگاہ رکھتے اور ان سے شادیاں رچاتے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے کسی بھی کنواری لڑکی سے شادی نہ کی، یہ بھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد اپنے انتخاب سے نہیں بلکہ یہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے مشورہ پر تھا، آپ ﷺ نے پہلی شادی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کی جب کہ ان کی عمر چالیس برس کی تھی، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جب کہ وہ ایک عمر رسیدہ خاتون تھیں جنہوں نے بعد میں اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا سودہ سے رسول اللہ ﷺ کی شادی محض ایک بیوہ کے ساتھ احسان اور بھلائی پر مبنی تھی۔

نیز یہ بات بھی محل نظر رہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نو سال کی عمر میں رخصتی کوئی تعجب خیز امر نہیں، اس لئے کہ گرم علاقے کے لڑکے اور لڑکیاں قدرتی طور پر بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتے ہیں، چوں کہ حجاز کے موسم کا بھی یہی حال ہے اس لئے وہاں کے لڑکے اور لڑکیوں کا کم عمر میں بالغ ہونا کوئی قابل تعجب امر نہیں۔

جیسا کہ مستشرق بودلی جزیرہ عربیہ کی سیاحت سے واپس لوٹنے کے بعد اپنی کتاب ''ریح فی الصحراء'' میں لکھتا ہے: ''جس طرح عرب کی عورتیں بہت جلد پروان چڑھ جاتی تھیں اسی طرح عائشہ (رضی اللہ عنہا) بھی اپنی کم سنی کے باوجود بہت جلد پروان چڑھ گئیں اور اس عمر کی شادیاں قریب زمانہ تک ایشیا، مشرقی یورپ، اسپین اور پرتغال کے یہاں ایک عام عادت سی تھی''۔

(R.V.C. Bodley,The Messenger p129)

(۶) عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا نقشہ:

عائشہ رضی اللہ عنہا جس گھر میں رخصت ہو کر آئی تھیں وہ کوئی بلند اور عالیشان عمارت نہ تھی بلکہ بنو نجار کے محلّہ میں مسجد نبوی کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعدد حجرے تھے انھیں میں سے ایک حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مسکن تھا، حجرہ کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی، دیواریں مٹی کی تھیں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتیوں سے مسقّف تھا، بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہوتا تو ہاتھ چھت تک پہنچ جاتا، دروازہ میں ایک پٹ کا کواڑ تھا جو مسجد نبوی کے اندر کھلتا تھا گویا مسجد نبوی حجرہ کا صحن بن گئی تھی، حجرہ سے متصل ایک بالا خانہ تھا جسے مشربہ کہتے تھے۔

(دیکھئے: قصر الامل لابن ابی الدنیا ص ۱۶۲ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۴/ ۵۴۵)

مختلف روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ گھر کی کل کائنات ایک چارپائی، ایک چٹائی، چھال بھرا ایک بستر، ایک تکیہ، آٹا اور کھجور رکھنے کے ایک دو مٹکے، پانی کا ایک برتن اور پانی پینے کے لئے ایک پیالہ سے زیادہ نہ تھی، اور گھر میں چراغ تک نہ تھے۔

فقر وفاقہ کا حال یہ تھا کہ مہینوں گھر میں چولہے نہیں جلتے تھے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے عروہ سے ذکر کرتی ہیں، بھانجے! رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ حال تھا کہ دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں کھانا پکانے کے لئے آگ نہیں جلتی تھی، میں نے پوچھا: خالہ! پھر آپ لوگ زندہ کیسے رہتی تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صرف کھجور اور پانی پر، البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں وہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچا جایا کرتے تھے، آپ ﷺ اسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے۔ (بخاری ۲۵۶۷، مسلم ۲۹۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی تین دن متصل ایسے نہیں گزرے کہ خاندان نبوت نے آسودہ ہوکر کھانا کھایا ہو۔ (بخاری ۶۴۵۴، مسلم ۲۹۷۰)

یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے یہاں چند صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری ۴۴۶۷)

لیکن اس مشقت کے باوجود شکر وصبر کے سوا کبھی حرف شکایت زبان پر نہ آتے تھے۔

(۷) شوہر کی فرماں برداری اور خدمت گذاری:

بیوی کی سب سے بڑی سعادت شوہر کی اطاعت اور اس کی فرماں برداری ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے نو برس کی طویل رفاقت میں کبھی بھی آپ کے کسی حکم کی مخالفت نہ کی، بلکہ اشاروں سے بھی کوئی بات ناگوار سمجھی تو اسے فوراً ترک کردی۔

گھر میں گرچہ خادمہ موجود تھی، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں، آپ کی راحت کا پورا خیال رکھتی تھیں، آٹا خود پیستی تھیں، خود گوندھتی تھیں، کھانا خود پکاتی تھیں، بستر اپنے ہاتھ سے بچھاتی تھیں، وضو کا پانی خود لاکر رکھتی تھیں، اونٹوں کے لئے قلادہ خود بٹتی تھیں، آپ ﷺ کے سر میں اپنے ہاتھ سے کنگھی کرتی تھیں، آپ کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی تھیں، سوتے وقت مسواک اور پانی آپ ﷺ کے سرہانے رکھتی تھیں، مسواک کو صفائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی غرض سے دھو دیا کرتی تھیں، گھر کی نظافت کا اہتمام خود کرتی تھیں۔
(بخاری ۵۹۲۵، ۵۹۲۸ مسلم ۲۹۷، ۱۱۸۹، ابوداؤد ۵۲)

(۸) عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبادت:

عائشہ رضی اللہ عنہا ایک عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں، بکثرت نمازیں پڑھتیں، روزے رکھتیں اور مختلف النوع عبادات میں اپنے اوقات بسر کرتیں۔

قاسم بن عبد الرحمٰن اپنی پھوپھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب میں امہات المؤمنین کے گھروں کی طرف جاتا تو سب سے پہلے اپنی پھوپھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملتا اور انھیں سلام کرتا، ایک روز ملنے کے لئے گیا تو انھیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، وہ اس آیت کریمہ کی تلاوت کر رہی تھیں اور رو رہی تھیں ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ (طور: ۲۷) (پس اللہ تعالی نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز وتند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا) میں نے کھڑے ہو کر انتظار کیا لیکن انتظار سے تھک گیا اور اپنی بعض ضرورت کے لئے بازار چلا گیا لوٹا تو دیکھا کہ وہ ابھی بھی نماز پڑھ رہی ہیں اور رو رہی ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ۲/ ۵۵، صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ۲/ ۳۱، فتح الباری لابن رجب ۲/ ۲۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مدرک یا ابن مدرک نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ مسائل میں استفسار کے لئے بھیجا جب میں وہاں پہنچا تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے کہا: میں انتظار کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں (لوگوں نے کہا: تمھیں لمبا انتظار کرنا پڑے گا اس لئے کہ وہ لمبا رکوع وسجدہ کرتی ہیں) (مسند احمد ۴۱/۴۲۰)

عائشہ رضی اللہ عنہا نماز تراویح کا غایت درجہ اہتمام کرتی تھیں جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو اپنے غلام ذکوان کو حکم دیتیں اور وہ انھیں قرآن کریم دیکھ کر نماز تراویح پڑھاتے۔

(رواہ البخاری معلقا ۶۹۲، السنن الکبری للبیہقی ۳/۱۲۶، امام نووی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، دیکھئے: الخلاصۃ ۱/۵۵۰)

عائشہ رضی اللہ عنہا بکثرت روزے رکھتی تھیں، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام ممنوعہ کے علاوہ پورے سال روزہ رکھتی تھیں یہاں تک کہ سخت گرمی اور پیاس کی شدت کے باوجود بھی روزہ نہیں چھوڑتی تھیں، ان کے بھائی عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک بار عرفہ کے دن وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو دیکھا کہ انھیں پانی کے چھینٹے مارے جارہے ہیں، تو عبدالرحمٰن نے بہن سے کہا: روزہ توڑ دیجئے، عائشہ رضی اللہ نے کہا: میں روزہ کیسے توڑ دوں جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۸/ ۶۸، سیر اعلام النبلاء ۲/ ۱۸۷، مسند احمد ۶/ ۱۲۹، امام ذہبی نے کہا: اس کو ابن سعد نے روایت کیا ہے اور اس کے روای ثقہ ہیں)

(۹) عائشہ رضی اللہ عنہا اور جود وسخا:

عائشہ رضی اللہ عنہا اس قدر سخی اور فیاض تھیں کہ جو بھی مال ان کے پاس آتا اسے فقراء ومساکین میں تقسیم کردیتیں حتی کہ اپنے پاس کچھ بھی نہ چھوڑتیں۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بار ایک لاکھ درہم بھیجا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی وقت پورا کا پورا تقسیم کردیا اور اپنے لئے کچھ بھی نہ بچایا، لونڈی بریرہ نے کہا: آپ روزہ سے تھیں اگر ایک درہم کا گوشت منگالی ہوتیں تو کتنا اچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم نے یاد دلایا ہوتا تو گوشت منگالی ہوتی۔

نیز عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کی قمیص میں پیوند کاری ہورہی تھی اور دوسری طرف وہ ستر ہزار درہم لے کر بیٹھی ہوئیں اللہ کی راہ میں فقراء ومساکین میں تقسیم کررہی تھیں۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۸/ ۶۶-۶۷، حلیۃ الاولیاء ۲/ ۴۷، سیر اعلام النبلاء ۲/ ۱۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک گھر امیر معاویہ کو ایک لاکھ اسی ہزار میں فروخت کیا، جب مال ان کے پاس لایا گیا تو اپنی جگہ سے نہ اٹھیں یہاں تک کہ سارا مال غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۸/ ۱۶۵)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار ایک نئی قمیص پہنی جس پر ان کی نگاہ بار بار جارہی تھی، ان کے والد ابوبکر نے کہا: جب بندہ دنیا کی کسی زینت پر غرور کا شکار ہو جاتا ہے تو اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا اس کپڑے کو نکالا اور راہ الٰہی میں صدقہ کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء ۱/ ۳۷)

یہ چند مثالیں تھیں، ورنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی جود وسخا کی انمول مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما سے زیادہ سخی اور فیاض خاتون نہ دیکھا، دونوں کی سخاوت دو طرح کی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا مال اکٹھا کرتیں جب زیادہ ہو جاتا تو سب تقسیم کر دیتیں اور اسماء رضی اللہ عنہا تو ان کے پاس جو بھی آتا فوراً تقسیم کر دیتیں کل کے لئے کچھ باقی نہ رکھتیں۔

(الادب المفرد للبخاری حدیث ۲۸۰)

عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ کی راہ میں مال کو لٹانے کے ساتھ رضائے الٰہی کے لئے غلاموں اور لونڈیوں کو اپنے پیسوں سے خرید آزاد کرتی تھیں، چنانچہ انھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی حیات مبارکہ میں ۶۷ غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔
(سبل السلام للصنعانی ۴/ ۱۳۹)

(۱۰) عائشہ رضی اللہ عنہا اور ستر وحجاب:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوری زندگی ستر وحجاب اور حشمت ووقار کو لازم پکڑا، بے حجابی سے انھیں شدید نفرت تھی، بیان کرتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے پاس ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے، میں نے انھیں اندر آنے کی اجازت نہ دی، جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے ان سے دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: افلح تمہارے رضاعی چچا ہیں، ان کے بھائی ابوالقعیس کی بیوی نے تمھیں دودھ پلایا ہے، انھیں آنے کی اجازت دو۔
(بخاری ۴۷۹۶، مسلم ۱۴۴۵)

عائشہ رضی اللہ عنہا زندوں سے کیا فوت شدہ اشخاص تک سے پردہ کرتی تھیں، بیان کرتی ہیں: میں اپنے حجرہ میں جب تک اسمیں میرے شوہر اور والد دفن تھے عام کپڑوں میں آیا جایا کرتی تھیں، لیکن جب اس میں عمر رضی اللہ عنہ دفن کر دئے گئے تو ان سے شرم وحیا کی وجہ سے میں پردہ کے ساتھ جاتی تھی۔
(مسند احمد ۴۲/ ۴۴۰، مستدرک حاکم ۳/ ۶۳، امام ہیثمی رحمہ اللہ نے ''مجمع الزوائد ۸/ ۲۸'' میں کہا: یہ روایت صحیح، بخاری ومسلم کی شرط پر ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام:

عائشہ رضی اللہ عنہا ایک عظیم علمی مقام کی حامل تھیں، رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اور ان کی بلا کا ذہانت نے انھیں ایک یگانہ روزگار عالمہ بنا دیا تھا، رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے ایک علمی سرچشمہ کی حیثیت رکھتی تھیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بڑی تعداد میں احادیث روایت کیا ہے جن کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب شریعت کا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب رجوع کرتے اور اس کا تشفی بخش جواب پاتے۔

جیسا کہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام کو جب بھی کسی حدیث کے بارے میں اشتباہ ہوتا تو ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے اور ان کے پاس اس کے بارے میں تشفی بخش جواب پاتے۔

(ترمذی ۳۸۸۳، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے، دیکھئے: صحیح وضعیف الترمذی ۳۸۳/۸، اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے دیکھئے: سیر اعلام النبلاء للذہبی ۴۵۴/۳)

قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم تھیں، اکابر صحابہ ان سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۳۷۴/۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کتاب وسنت اور شعر وفرائض کا عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو علم رکھنے والا نہ دیکھا۔

(الادب لابن ابی شیبہ ص ۳۶۵)

امام زہری رحمہ اللہ جو تابعین کے پیشوا تھے جن کو متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تلمذ کا شرف حاصل تھا، فرماتے ہیں: اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اور ساری خواتین کا علم اکٹھا کیا جاتا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم زیادہ ہو جاتا۔

(دیکھئے: السنۃ للخلال ۷۵۳، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۹، مستدرک حاکم ۴/۱۲)

امام ذہبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: میں امت محمدیہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ علم رکھنے والا رہا ہو۔

(دیکھئے: سیر اعلام النبلاء للذہبی ۲/۱۴۰)

ایک شخص نے مسروق رحمہ اللہ سے پوچھا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد اور ایک معروف تابعی تھے: کیا عائشہ رضی اللہ عنہا بحسن خوبی فرائض کا علم رکھتی تھیں؟ تو مسروق رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کی قسم: میں نے بڑے بڑے صحابہ کو ان سے فرائض کے مسائل دریافت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/۱۸۱، الطبقات الکبری لابن سعد ۲/۲۸۶، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۱/۵۶)

اسی علمی قدر ومنزلت کی وجہ سے صحابہ وتابعین کی ایک بڑی جماعت نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور مرد وخواتین عراق، شام اور جزیرۃ عربیہ کے مختلف خطوں سے جوق در جوق آئے اور اس آب زلال سے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔

(۱۲) واقعہ افک:

عائشہ رضی اللہ عنہا خیر البشر محمد رسول اللہ ﷺ کی شفقتوں اور محبتوں کے سائے تلے ایک سعادت مند ازدواجی زندگی بسر کر رہی تھیں کہ اتنے میں منافقوں نے ان پر ایک جھوٹی تہمت رچی (نعوذ باللہ) جس کے غم نے انھیں نڈھال کر کے رکھ دیا، ہوا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان سن ۵ یا سن ۶ ہجری میں غزوہ بنوالمصطلق کے لئے روانگی کا ارادہ فرمایا، آپ ﷺ کا دستور تھا کہ سفر میں جاتے ہوئے ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے جس کا نام نکل آتا وہ ہم رکابی کے شرف سے ممتاز ہوتیں، اس غزوہ میں قرعہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا اور آپ ﷺ انھیں اپنے ہمراہ لے گئے، غزوے سے واپسی میں قافلہ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، عائشہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لئے قافلہ سے ذرا دور نکل کر باہر آڑ میں چلی گئیں، جب لوٹیں تو دیکھا کہ گلے میں وہ ہار نہیں ہے جو اپنی بہن اسماء سے عاریۃ مانگ کر پہننے کے لئے لے گئی تھیں، فوراً اس جگہ واپس گئیں جہاں ہار غائب ہوا تھا، اسی دوران وہ لوگ آئے جو آپ کا ہودج اونٹ پر لادا کرتے تھے، انھوں نے سمجھا کہ آپ ہودج کے اندر تشریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرما ہیں اس لئے اسے اونٹ پر لا د دیا اور انھیں ہودج کے ہلکے پن کا احساس اس لئے نہیں ہوا کہ اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا دبلی پتلی انتہائی ہلکی تھیں، نیز چونکہ ہودج کو کئی آدمیوں نے مل کر اٹھایا تھا اس لئے بھی انھیں اس کے ہلکے پن کا احساس نہ ہوا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا ہار ڈھونڈ کر جب قیام گاہ پر پہنچی تو پورا لشکر جا چکا تھا اور میدان بالکل خالی پڑا تھا، وہ اس خیال سے وہیں بیٹھ گئیں کہ رسول اللہ ﷺ جب انھیں یاد کریں گے تو پلٹ کر وہیں تلاش کرنے کے لے آئیں گے، ان کی آنکھ لگ گئی اور وہ وہیں سو گئیں، صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو ساقہ (ریر گارڈ) یعنی چھوٹے چھاٹے سپاہیوں اور فوج کی گری پڑی چیزوں کے انتظام کے لئے لشکر کے پیچھے پیچھے رہتے تھے، صبح کو جب وہ پڑاؤ پر آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہاں دیکھ کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا، یہ آواز سن کر عائشہ رضی اللہ عنہا بیدار ہو گئیں، صفوان رضی اللہ عنہ نے انھیں اس لئے پہچان لیا کہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے انھیں دیکھا تھا، انھوں نے اونٹنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب بیٹھا دی وہ اس پر سوار ہو گئیں، صفوان رضی اللہ عنہ نے انا للہ کے سوا زبان سے ایک لفظ نہ نکالا، چپ چاپ سواری کی مہار تھامی اور پیدل چلتے ہوئے لشکر میں آ گئے، یہ ٹھیک دوپہر کا وقت تھا، اللہ کے دشمن خبیث عبد اللہ بن ابی کو بھڑاس نکالنے کا ایک اور موقع مل گیا، چنانچہ اس کے دل میں نفاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حسد کی جو چنگاری سلگ رہی تھی، اس نے اس کرب پنہاں کو عیاں کیا یعنی بدکاری کی جھوٹی تہمت تراش کر واقعات کے تانے بانے بننا اور تہمت کے خاکے میں رنگ بھرنا شروع کر دیا، نیک دل مسلمانوں نے اس افواہ کو سنتے ہی کانوں پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''سبحان اللہ ہذا بہتان عظیم'' اے اللہ تو پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا غزوہ سے واپسی کے بعد بیمار پڑ گئیں اور مسلسل ایک ماہ تک بیمار رہیں، انھیں اس تہمت کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا، البتہ انھیں یہ بات کھٹکتی تھی کہ بیماری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو لطف وعنایت ہوا کرتی تھی اب وہ نظر نہیں آ رہی تھی، بیماری ختم ہوئی تو وہ ایک رات ام مسطح کے ہمراہ قضائے حاجت کے لئے میدان میں گئیں، اتفاق سے ام مسطح اپنی چادر میں پھنس کر پھسل گئیں، اس پر انھوں نے اپنے بیٹے مسطح کو بد دعا دی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے ٹوکا کہ ہائیں تم ایک بدری صحابی کو گالی دیتی ہو، اس پر مسطح کی ماں نے یہ بتلانے کے لئے واقعہ کہہ سنایا کہ مسطح بھی اس پروپیگنڈہ کے جرم میں شریک ہے، سنتے ہی پاؤں تلے سے زمین نکل گئی، واپس آ کر خبر کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے والدین کے پاس جانے کی اجازت چاہی، اجازت پا کر والدین کے پاس تشریف لے گئیں، ماں سے پوچھا انھوں نے تسلی دی، اتنے میں ایک انصاریہ آ گئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے پوری داستان دہرائی، اب جب یقینی طور پر علم ہوگیا تو بے اختیار رونے لگیں، پھر دو راتیں اور ایک دن روتے روتے گزر گیا اس دوران نہ تو انھیں نیند آئی اور نہ آنسو رکے، یہ محسوس کرتی تھیں کہ روتے روتے کلیجہ شق ہوجائے گا، اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے کلمہ شہادت پر مشتمل خطبہ پڑھا اور اما بعد کہہ کر فرمایا: اے عائشہ! اگر تم بری ہو تو اللہ تعالی عنقریب تمہاری براءت ظاہر کردے گا اور اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اللہ قبول فرمائے گا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے والدین کو اشارہ کیا کہ آپ ﷺ کو جواب دیں، لیکن ان سے کچھ کہتے نہ بنا، پھر ان الفاظ میں خود گویا ہوئیں: اگر میں اقرار کرلوں -حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں- تو اس الزام کے صحیح ہونے میں کس کو شک رہ جائے گا؟ اور اگر انکار کروں- حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں- تو لوگ کب باور کریں گے، میرا حال اس وقت یوسف علیہ السلام کے والد کی طرح ہے جنھوں نے کہا تھا:

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾ (یوسف:۱۸)

صبر ہی بہتر ہے اور تم لوگ جو کچھ کہتے ہو اس پر اللہ کی مدد مطلوب ہے۔

یہ کہہ کر عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری طرف جا کر لیٹ گئیں، اب عالم غیب کی زبان گویا ہوئی، آپ ﷺ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی، پھر آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسکراتے ہوئے سر اٹھایا اور گویا ہوئے، اے عائشہ! اللہ نے تمہاری براءت نازل فرمادی اور ان آیات کی تلاوت کی:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرّاً لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.....﴾ (نور:۱۰)

جن لوگوں نے یہ افترا باندھا ہے وہ تم ہی میں سے کچھ لوگ ہیں، تم اس کو برا نہ سمجھو بلکہ اس میں تمہاری بہتری تھی (کہ مؤمنین اور منافقین کی تمیز ہوگئی) ہر شخص کو اس کے حصہ کے مطابق گناہ اور جس کا اس میں بڑا حصہ تھا اس پر بڑا عذاب ہوگا.....۔

اس پر (خوشی سے) ان کی ماں بولیں، عائشہ! حضور ﷺ کی جانب اٹھو اور ان کا شکریہ ادا کرو، عائشہ رضی اللہ عنہا نے نسوانی ناز و انداز کے ساتھ جواب دیا میں صرف اپنے رب کی شکر گزار ہوں کسی اور کی ممنون نہیں۔

اس کے بعد تہمت تراشی کے جرم میں مسطح بن اثاثہ، حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کو اسی اسی کوڑے مارے گئے البتہ خبیث عبداللہ بن ابی کی پیٹھ سزا سے بچی رہی حالانکہ تہمت تراشوں میں وہی سرفہرست تھا تاکہ اس کا اخروی عذاب مکمل رہے اس میں تخفیف نہ ہو۔

اس طرح ایک مہینہ کے بعد مدینہ کی فضا شک و شبہے اور قلق و اضطراب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادلوں سے صاف ہوگئی اور عبداللہ بن ابی اس طرح رسوا ہوا کہ دوبارہ سر نہ اٹھا سکا۔
(دیکھئے: بخاری ۳/۱۷۳، ۵/۸۶، ۵/۱۱۶، ۶/۷۶، ۹/۱۱۳، سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۹۷-۳۰۵، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ۳/۳۰۴-۳۰۹، الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ۲/۷۸-۸۱)

(۱۳) نزول براءت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت تراشی کرنے والے کا حکم:

صحابیات کی فہرست میں عائشہ رضی اللہ عنہا سمیت جملہ امہات المؤمنین داخل ہیں، چنانچہ جن احادیث میں بھی صحابہ کو برا بھلا کہنے سے روکا گیا ہے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سمیت جملہ امہات المؤمنین کو شامل ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تسبوا أصحابی فلو أن احدکم أنفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد أحدهم و لا نصیفه"

میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں کا کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے، پھر بھی ان کے ایک مد یا آدھا مد خرچ کئے کے برابر نہیں پہنچ سکتا ہے۔
(بخاری ۳۶۷۳، مسلم ۲۵۴۰)

چنانچہ کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی صحابی رسول یا نزول براءت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت قرآن کریم میں نازل ہو چکی ہے، اب اگر اس کے بعد کوئی شخص ان کی بابت شک کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

(شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۷/ ۱۱۷)

امام ابن العربی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: نزول براءت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہنے والا اللہ کو جھٹلانے والا ہے اور جو اللہ کو جھٹلائے وہ کافر ہے۔

(احکام القرآن لابن العربی ۳/ ۳۶۶)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام تراشی کرنے والے کے کافر ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ (زاد المعاد ۱/ ۱۰۶)

علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: نزول براءت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کی بابت شک کرنے والا کافر مرتد ہے۔ (عمدۃ القاری ۱۳/ ۲۳۵)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ سورہ نور کی ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں جن میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا اعلان ہے ''علماء کا اتفاق ہے کہ جو شخص نزول براءت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہے یا ان پر الزام تراشی کرے تو وہ کافر ہے کیوں کہ وہ قرآن کریم کا دشمن ہے''۔

(تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) رسول اللہ ﷺ کا انتقال:

ابھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے، ۲۹ صفر سن ۱۱ ہجری بروز دوشنبہ آپ ﷺ ایک جنازہ میں بقیع تشریف لے گئے، واپسی پر راستہ میں دردسر شروع ہوگیا اور حرارت اتنی تیز ہوگئی کہ سر پر بندھی ہوئی پٹی کے اوپر سے محسوس کی جانے لگی، یہ آپ ﷺ کے مرض الموت کا آغاز تھا، آپ ﷺ کی طبیعت روز بروز بوجھل ہوتی جارہی تھی، اس دوران آپ ﷺ ازواج مطہرات سے پوچھتے رہتے تھے کہ میں کل کہاں رہوں گا؟ میں کل کہاں رہوں گا؟ اس سوال سے آپ ﷺ کا جو مقصود تھا ازواج مطہرات سمجھ گئیں، چنانچہ انھوں نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں، اس کے بعد آپ ﷺ فضل بن عباس اور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں منتقل ہوگئے، پھر نزع کی حالت شروع ہوگئی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی۔

یہ واقعہ بارہ ربیع الاول سن ۱۱ ہجری یوم دوشنبہ چاشت کی شدت کے وقت پیش آیا، اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۶۳ سال چار دن ہوچکی تھی۔

(بخاری ۴۴۵۱، مسلم ۲۴۴۳، رحمۃ للعالمین ۲۷۷ تا ۲۸۶، سیرۃ ابن ہشام ۶۴۲/۲، السیرۃ النبویۃ کما جاءت فی الأحادیث الصحیحۃ ۲۸۴/۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد:

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد تقریبا پچاس سال تک زندہ رہیں، لوگ آپ کے علم سے نفع اندوزی کرتے اور اپنی علمی تشنگی بجھاتے، لوگ دور دراز سے آتے، آپ سے شریعت کے مسائل دریافت کرتے اور آپ ان کا جواب دیتیں، مسلمانوں کے مختلف فیہ مسائل کا بہترین حل تلاش کرتیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد تقریبا پچاس سال تک زندہ رہیں، انھوں نے آپ ﷺ سے شریعت کے بہت سارے احکام ومسائل یاد کئے، آپ ﷺ کے انتقال کے بعد لوگوں نے مائی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت شریعت کے احکام وآداب سیکھے اور انھیں لوگوں تک پہنچایا یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ چوتھائی احکام شریعت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں''۔

(فتح الباری ۷/ ۱۰۷)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''چوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبوت کے آخری زمانہ دین کے مکمل ہونے تک رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہیں، چنانچہ آپ کے پاس علم وایمان کا وہ حصہ تھا جو نبوت کا ابتدائی زمانہ پانے والوں کے پاس نہ تھا، لہذا امت اوروں کے مقابل عائشہ رضی اللہ عنہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے علم سے خوب نفع اندوز ہوئی اور انھوں نے دوسروں کے مقابل کتاب و سنت کے علم کو خوب عام کیا''۔ (منہاج السنۃ النبویہ لابن تیمیہ ۴/۳۰۱)

جیسا کہ محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے دور خلاف میں فتوے دیتی رہیں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۲/ ۳۵۷، تاریخ دمشق لابن عساکر ۴۹/ ۱۶۵)

(۱۶) جنگ جمل اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی شرکت:

بروز جمعہ ۱۸/ ذی الحجہ سن ۳۵ ہجری کو عثمان رضی اللہ عنہ سبائی گروہ کے ہاتھوں شہید کردئے گئے، اب صحابہ کا اصرار تھا کہ علی رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسلمین منتخب کیا جائے کیوں کہ ان کے علاوہ کوئی اور اس منصب کے لائق نہیں ہے، لوگوں کے اصرار پر آپ نے بیعت قبول کرلی، آپ مسجد میں تشریف لائے، جسم پر چادر اور خز (بھیڑ کے اون کا بنا ہوا کپڑا) کا عمامہ تھا، ممبر پر چڑھے، تمام لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، یہ ۲۴/ ذی الحجہ سن ۳۵ ہجری جمعہ کا دن تھا، پھر آپ نے خلافت کے بعد پہلا خطبہ دیا۔

جب علی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت خلافت منعقد ہوگئی اور طلحہ و زبیر سمیت اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل مدینہ نے بیعت کرلی، تو طلحہ و زبیر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مطالبہ پیش کیا کہ قاتلین عثمان سے بدلہ لیا جائے اور ان پر شرعی حدود نافذ کئے جائیں، لیکن علی رضی اللہ عنہ نے یہ عذر پیش کیا کہ یہ چند لوگ نہیں ہیں بلکہ ایک بڑی تعداد ہے اور انھیں بہت سے لوگوں کی پشت پناہی بھی حاصل ہے، اس لئے یہ کام اسی دن انجام دینا ممکن نہیں ہے بلکہ حالات کے سازگار ہونے تک انتظار مناسب ہے، کیوں کہ معاملہ میں جلد بازی سابقہ فتنہ سے بھی شدید تر ایک بڑا فتنہ کھڑا کرنے کا موجب ہوسکتی ہے۔

علی رضی اللہ عنہ نے شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ غلط کہا اور ان کے خون سے بری الذمہ ہونے کی بات کی، وہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ انھوں نے نہ تو عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا نہ ان کے قتل کا حکم دیا، نہ وہ اس طرف کبھی مائل ہوئے اور نہ آج وہ شہادت عثمان پر راضی ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے شہادت عثمان کے حوالہ سے روایات بیان کرنے کے بعد کہا: ''اہل بدعت کا یہ دعوی کہ قاتلین عثمان کو علی رضی اللہ عنہ کی مدد حاصل تھی، سفید جھوٹ اور صریح بہتان ہے، متواتر روایات میں اس کے برعکس بیان موجود ہے''۔

(مستدرک حاکم ۳/۱۰۳)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق علی رضی اللہ عنہ کے خلاف ساری باتیں جھوٹ کا پلندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان کے خلاف بہتان طرازی کے سوا کچھ نہیں، علی رضی اللہ عنہ نہ تو شہادت عثمان میں شریک تھے نہ اس کا حکم دیا نہ وہ اس پر راضی تھے، خود وہ کہتے ہیں: اے اللہ! میں تیرے حضور خون عثمان سے براءت کا اظہار کرتا ہوں''۔

(منہاج السنۃ ۴/ ۴۰۶ البدایۃ والنہایۃ ۷/ ۲۰۲)

بعض امہات المؤمنین سبائی فتنہ سے اجتناب کرتے ہوئے حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوگئیں تھیں اور شہادت عثمانی کے بعد علی رضی اللہ عنہ کی اجازت سے طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے جہاں عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں ان سے ان دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی، مکہ میں ان کی یہ آمد ربیع الثانی سن ۳۶ ہجری شہادت عثمان کے تقریبا چار ماہ بعد ہوئی، ابھی تک قاتلین عثمان کے خلاف کوئی انتقامی کاروائی نہ ہوسکی تھی، ان دونوں کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خروج کے لئے اہم بات چیت ہوئی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ مسلمانوں کے دلوں میں ان کی جو عزت وتوقیر ہے اس کے پیش نظر دونوں جماعتوں میں اصلاح کی غرض سے انھیں نکلنا چاہئے، چنانچہ وہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے نکلیں:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً﴾ (النساء:۱۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو صدقہ وخیرات یا نیک بات یا لوگوں میں اصلاح کا حکم کرے اور جو رضائی الٰہی کی خاطر ایسا کرے گا ہم اسے یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔

ان کا کہنا تھا کہ کہیں خون عثمان ضائع نہ ہو جائے کیوں کہ ان کے خون کے ضیاع میں اللہ کی قدرت وطاقت کی توہین ہے، اگر اس قسم کے واقعات بند نہ ہوئے تو کسی بھی خلیفہ یا امام کو مارا جاتا رہے گا، لوگوں کے اعصاب پر اس قسم کا دباؤ یہی تقاضا کر رہا تھا کہ عام لوگوں کو متحرک کیا جائے انھیں ان کی آرام گاہوں سے نکال کر باہر لا کھڑا کیا جائے تاکہ مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت مطالبہ مذکورہ پر مجتمع ہو جائے تو اس صورت میں امید ہے کہ فریق ثانی بھی اس کی طرف توجہ کرے گا اور باہم توافق وتفاہم کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

پھر باہمی مشورہ کے مطابق طلحہ وزبیر عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے کر بصرہ آئے کیوں کہ وہاں فسادیوں کی قوت وطاقت زیادہ نہ تھی، اس لئے وہ وہاں رہ کر اپنے منصوبہ پر عمل کر سکتے تھے، ان کی دھن بس ایک ہی تھی وہ خون عثمان کا مطالبہ، اصلاح احوال، فسادیوں کے بارے میں لوگوں کو باخبر کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

بصرہ جاتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کا گزر حوأب نامی چشمے سے ہوا، وہاں پر آپ نے اس خدشہ سے لوٹنے کا ارادہ کیا کہ کہیں معاملہ میں کوئی خرابی نہ ہو، جیسا کہ امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ نے روایت کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنہا شب کی تاریکی میں بنو عامر کے چشموں پر پہنچیں تو کتے بھونکنے لگے، انھوں نے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے، لوگوں نے بتلایا یہ حوأب نامی مقام ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں یہاں سے لوٹنا چاہتی ہوں، کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کیا حال ہوگا جب تم میں سے کسی پر حوأب کے کتے بھونکیں گے، تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ واپس کیوں جاتی ہیں، ہوسکتا ہے کہ آپ کے ذریعہ اللہ لوگوں کے درمیان صلح کرادے۔

(مسند احمد ۶/ ۵۲، مستدرک حاکم ۳/ ۱۲۹، مسند ابو یعلی ۸/ ۲۸۲، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، دیکھئے: سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ۱/ ۸۴۷)

عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ پہنچیں، آمد کی خبر سن کر قعقاع بن عمرو آئے، حاضر خدمت ہوکر سلام عرض کیا اور پوچھا: اماں جان! آپ نے کیوں تکلیف فرمائی؟ اور اس شہر میں آپ کی آمد کا سبب کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بیٹے! میں صرف لوگوں کے مابین اصلاح کی خاطر آئی ہوں۔

(الفتنۃ ووقعۃ الجمل سیف التمیمی ص ۱۴۵، تاریخ الطبری ۳/ ۱۲۹، الکامل فی التاریخ ۲/ ۵۹۱)

جب علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم اپنے رفقاء کے ہمراہ بصرہ چلے گئے ہیں تو وہ بھی اپنے ہم نواؤں کے ساتھ بصرہ پہنچے، دونوں جماعتیں اپنے اپنے مقام پر فروکش ہوئیں اور فریقین کے مابین معتبر حضرات کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصالحت کی کوششیں جاری ہوئیں، متعدد اکابرین نے سوءظن رفع کرنے اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے کوششیں کیں، اس سلسلہ میں علی ﷺ کی جانب سے ایک بزرگ صحابی قعقاع بن عمر التیمی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ہم نواؤں کے پاس تشریف لے گئے اور باہم مصالحانہ گفتگو کی، طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سب نے ان کی موافقت کی اور ان کی باتوں پر آمادگی کی ہاں بھری۔

اسی دوران عائشہ رضی اللہ عنہا نے علی ﷺ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ہمارا یہاں آنا صلح کے لئے ہی ہے، چنانچہ ہر دو جانب کے لوگ اس صورت حال پر بہت مسرور ہوئے اور خیر وسلامتی کے ساتھ شب باشی کی، لیکن مفسدین اور قاتلین عثمان پوری رات شر عظیم کھڑا کرنے کی تدابیر میں منہمک رہے، کیوں کہ انھیں ڈر تھا کہ اگر دونوں گروہ متحد ہو گئے تو ہم سے جس طرح چاہیں گے دم عثمان کا بدلہ لے لیں گے، انھوں نے طے کیا کہ صبح صادق سے پہلے غلس میں کچھ لوگ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہم نواؤں کی قیام گاہ پر اور دوسرا گروہ علی رضی اللہ عنہ کی جماعت پر اچانک حملہ کر دیں اور یہ آواز لگائیں کہ فریق مخالف نے بدعہدی کرتے ہوئے ہم پر حملہ کر دیا ہے تا کہ دونوں گروہ میں پھوٹ پڑ جائے۔

مفسدین نے ایسا ہی کیا اب ہر دو فریق نے یہ سمجھا کہ ہم پر فریق مخالف نے بدعہدی کرتے ہوئے حملہ کر دیا، ہر ایک نے اپنا اپنا دفاع کیا لیکن اس ناگہانی صورت حال میں مفسدین کی سازش کی وجہ سے بے شمار مسلمان مقتول ہوئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ الم ناک سانحہ ۱۶/ جمادی الثانی سن ۳۶ ہجری بروز جمعہ بصرہ کے قریب ''زابوقہ'' نامی علاقہ میں پیش آیا۔

علی رضی اللہ عنہ کے منادی آواز لگاتے رہے، لوگو! رک جاؤ، لوگو! رک جاؤ، لیکن اس مشتعل جنگ میں کون سننے والا تھا، قاضی بصرہ کعب بن سور بھاگے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: چلیں شاید اللہ آپ کے ذریعہ لوگوں میں صلح کرادے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہودج میں بیٹھیں جسے زرہوں سے پردہ کردیا گیا اور پرامید آگے بڑھیں کہ لوگ ان کے مقام ومرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی بات سنیں گے اور شعلہ زن جنگ بجھ جائے گی، وہ پکارتی رہیں، میرے بیٹو! اللہ سے ڈرو، یوم حساب کو ہرگز نہ بھولو، لڑائی سے رک جاؤ، لیکن یہ مقدس صدا بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی، ہر ممکن کوشش کے بعد بھی یہ جنگ نہ رکی، ظہر تک جاری رہی۔

علی رضی اللہ عنہ نے جب لاشوں کو دیکھا تو اپنے بیٹے حسن کی طرف متوجہ ہوئے، انھیں اپنے سینے سے لگایا اور رونے لگے، وہ فرمارہے تھے، میرے بیٹے! کاش تمہارے والد آج سے بیس برس پہلے وفات پاچکے ہوتے، حسن نے کہا: ابا جان! میں نے تو آپ کو پہلے ہی اس سے منع کیا تھا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو گمان بھی نہ تھا کہ معاملہ اس حد تک پہنچے گا، آج کے بعد زندگی کا کوئی مزہ نہیں، بھلا اب کس خیر کی امید رکھی جائے۔ (البدایہ والنہایہ ۱۰/ ۴۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ کے اختتام پر علی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے اور کہا: اللہ آپ کو معاف فرمائے، وہ کہنے لگیں، آپ کو بھی، میں تو فقط اصلاح کے ارادہ سے آئی ہوں۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب لابن العماد العکری ۱/۲۰۶)

اسی بنا پر عائشہ رضی اللہ عنہا جب اس دن کو یاد کرتیں تو زار و قطار روتیں یہاں تک کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔ (منہاج السنۃ النبویہ ۶/۲۰۸)

مذکورہ بالا تحریروں سے صاف واضح ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد امت کی اصلاح اور صلح صفائی کے علاوہ کچھ نہ تھا جو کچھ پیش آیا وہ سبائی گروپ کی دسیسہ کاریوں کا نتیجہ تھا جس کا عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔

جیسا کہ اس خط کے الفاظ سے بھی واضح ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن قیس الاشعری کے نام بھیجا تھا جس میں لکھا تھا: شہادت عثمان کا جو معاملہ ہوا اس سے تو آپ آگاہ ہی ہیں اور میں لوگوں کے درمیان اصلاح کی نیت سے نکلی ہوں..... (دیکھئے: الثقات لابن حبان ۲/۲۸۲)

یکم رجب سن ۳۶ ہجری بروز ہفتہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی محمد بن ابوبکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے لئے عازم سفر ہوئیں، علی ﷺ نے ان کے لئے ضروریات سفر، سواری، زاد راہ وغیرہ کا انتظام کیا اور بطور اعزاز بصرہ کی بعض شرفاء خواتین کو ہم سفری کے لئے روانہ کیا، روانگی کے وقت علی رضی اللہ عنہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی ایک حضرات ام المؤمنین کو خیر باد کہنے کے لئے حاضر ہوئے، بلکہ علی رضی اللہ عنہ کئی میل ام المؤمنین کے ساتھ پیادہ چلے اور ان کو رخصت کیا، مکہ مکرمہ پہنچ کر عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں پر قیام پذیر رہیں یہاں تک کہ اس سال کا حج کر کے مدینہ منورہ واپس لوٹیں۔ رضی اللہ عنہم جمیعا

ملاحظہ ہو: البدایہ والنہایہ ۷/ ۲۲۵-۲۴۶، شذرات الذہب فی أخبار من ذہب لابن العماد العکری ۱/ ۲۰۵-۲۰۶، تاریخ الطبری ۴/ ۵۰۸-۵۳۳، الفتنۃ ووقعۃ الجمل ص ۱۰۷-۱۸۳، الکامل فی التاریخ ۲/ ۵۶۲-۶۲۶)

(۱۷) عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری زمانہ تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا چند روز کی علالت کے بعد اس دار فانی کو خیر باد کہہ گئیں۔

مرض الموت کے عالم میں انھوں نے وصیت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے، لہذا مجھے حجرہ مبارکہ میں دفن نہ کرنا بلکہ ازواج مطہرات کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا، اس سے وہ واقعہ جمل کو مراد لیتی تھیں۔ (صحیح بخاری ۲/ ۱۰۳، الطبقات الکبری ۸/ ۷۴، مستدرک حاکم ۴/ ۷)

نیز انھوں نے وصیت کی کہ ان کے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جائی جائے، لاش کے نیچے سرخ چادر نہ ڈالی جائے اور نماز جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الطبقات الکبری ۸/ ۶۷، مصنف عبدالرزاق ۳/ ۵۲۵)

بیماری کی حالت میں جو بھی آتا اور آپ کے احوال پوچھتا آپ اس سے یہی کہتیں: الحمد للہ ٹھیک ہوں، جو لوگ عیادت کو آتے بشارت دیتے فرماتیں: اے کاش میں کوئی اینٹ یا پتھر ہوتی۔ (الطبقات الکبری ۸/ ۷۵)

۱۷/ رمضان المبارک سن ۵۸ ہجری سہ شنبہ کی شب کو مدینہ منورہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا، اس وقت ان کی عمر ۶۷ سال کی تھی، لوگوں کے آہ وبکا کا یہ عالم تھا کہ آوازیں سن کر مدینہ منورہ حتی کہ اس کے گرد ونواح تک کے لوگ اکٹھا ہوگئے، چشم فلک نے ایسا دردانگیز منظر نہ دیکھا تھا۔

نماز جنازہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور نماز وتر کے بعد رات ہی میں دفن کر دیا گیا، رات اس قدر تاریک تھی کہ لوگوں کو تیل میں کپڑے ڈال کر چراغ جلانے پڑے، آل ابوبکر میں سے پانچ لوگوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا (۱) عروہ بن زبیر (۲) عبداللہ بن زبیر (۳) قاسم بن محمد بن ابوبکر (۴) عبداللہ بن محمد بن ابوبکر (۵) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم جمیعا اور حسب وصیت جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دیکھئے: الطبقات الکبری لابن سعد ۸/ ۷۷، تاریخ ابن ابی خیثمہ ۲/ ۵۸، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر ۴/ ۱۸۸۵، أسد الغابۃ لابن الاثیر ۷/ ۱۸۶، المنتظم فی تاریخ الملوک و الأمم لابن الجوزی ۵/ ۳۰۳، تاریخ الاسلام للذہبی ۴/ ۲۴۹، البدایہ والنہایۃ لابن کثیر ۱۱/ ۳۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) عائشہ رضی اللہ عنہا شعری گلدستہ میں:

عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضل ومنقبت میں بہت سے شعراء نے قصیدے لکھے، ان میں سے ایک عمدہ قصیدہ صحابی رسول حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے جو ان کے (دیوان ص۱۹۰) سے ماخوذ ہے، بوجہ اختصار اس کے چند اشعار پر اکتفا کیا گیا ہے:

حصان رزان ما تزن بريبة و تصبح غرثى من لحوم الغوافل

عائشہ رضی اللہ عنہا پاک دامن، باوقار ہیں ان کی پاک دامنی پر شک نہیں کیا جاتا ہے وہ برائیوں سے غافل لوگوں کی غیبت نہیں کرتی ہیں۔

حليلة خير الناس دينا و منصبا نبي الهدى و المكرمات الفواضل

وہ نبی ہدی، عمدہ خوبیوں کے حامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں جو لوگوں میں دین ومنصب کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں۔

یہاں تک کہ آخر میں کہا:

رأيتک و ليغفر الله لک حرة من المحصنات غير ذات غوائل

اللہ کی آپ کی مغفرت فرمائے، میں نے آپ کو برائیوں سے خالی، ایک پاکدامن شریف خاتون پایا ہے۔

ہم ذیل میں موسی بن محمد الواعظ الاندلسی کے قصیدہ کے چند اشعار پیش کرتے ہیں جو انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے دفاع اور ان کی مدح سرائی میں سپرد قلم کئے تھے:

ما شأن أم المؤمنين و شأني هدى المحب لها وضل الشأني

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین (عائشہ رضی اللہ عنہا) اوران سے بغض ونفرت رکھنے والے کا کیا معاملہ ہے کہ ان سے محبت رکھنے والا ہدایت یاب ہوا اور بغض ونفرت رکھنے والا گمراہ ہوا۔

انی أقول مبینا عن فضلها و مترجما عن قولها بلسانی

میں ان کی (عائشہ رضی اللہ عنہا) فضیلت بیان کرتے ہوئے اوران کی بات اپنی زبان سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

یا مبغضی لا تأت قبر محمد فالبیت بیتی و المکان مکانی

اے مجھ سے بغض رکھنے والے تم محمد ﷺ کی قبر پر مت آنا، گھر تو میرا ہے اور مدفن رسول کی جگہ بھی میری ہے۔

انی خصصت علی نساء محمد بصفات بر تحتهن معانی

مجھے محمد ﷺ کی دیگر بیویوں پر فضیلت حاصل ہے، کیوں کہ میرے اندر نیکی کی وہ صفات ہیں جن میں معانی چھپے ہوئے ہیں۔

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

و صلی الله علی نبینا محمد و علی آله و صحبه أجمعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی دیگر مطبوعات

کتب:

۱	حقیت توحید	تالیف
۲	حقیقت شرک	تالیف
۳	نماز نبوی	تالیف
۴	طہارت کے احکام ومسائل	تالیف
۵	حیض ونفاس کے احکام ومسائل	تالیف
۶	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں ناجائز برکت طلبیوں کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۷	نماز باجماعت کے لئے مسجد جانے کے احکام وآداب	تالیف
۸	شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات، مبطلات اور مکروہات	تالیف
۹	ملکہء عفاف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ	تالیف
۱۰	وضو، غسل اور تیمّم کے احکام ومسائل	تالیف
۱۱	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں شرک اکبر کے مظاہر اور ان کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۱۲	روزہ کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۱۳	حصن التوحید	ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴	سود گناہ اور نقصانات	ترجمہ
۱۵	اسلام میں حرام اشیاء وامور	ترجمہ
۱۶	اسلام میں سنت کا مقام (للالبانی رحمہ اللہ)	ترجمہ
۱۷	اسلام میں سنت کا مقام (للشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)	ترجمہ
۱۸	غیر مسلموں کی مشابہت اور اسلامی ہدایات	ترجمہ
۱۹	بدعات سے اجتناب	ترجمہ
۲۰	مبادئ الاسلام	ترجمہ
۲۱	جائز وناجائز تبرکات کتاب وسنت کی روشنی میں	ترجمہ

فولڈرس:

۱	فضائل توحید	اِعداد
۲	شرک کی تباہ کاریاں	اِعداد
۳	وسیلہ کی شرعی حیثیت	اِعداد
۴	تعظیم نماز	اِعداد
۵	حج وعمرہ سے غفلت کیوں؟	اِعداد
۶	اسلام سے خارج کردینے والے امور	اِعداد
۷	مسلمان عورت کا پردہ	اِعداد
۸	ہم زکاۃ کیسے نکالیں؟	اِعداد
۹	زنا کی سنگینی اور اس کے مہلک نتائج	اِعداد
۱۰	نمازی کے لئے ۱۵ سے زائد خوشخبریاں	اِعداد
۱۱	جشن میلاد النبی شریعت کے ترازو میں	اِعداد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲	منتخب اذکار مسنونہ	اِعداد
۱۳	فرض نمازوں کے بعد کے اذکار مسنونہ	اِعداد
۱۴	سب سے بڑا گناہ	اِعداد
۱۵	عمرہ کا مسنون طریقہ	اِعداد
۱۶	زیارت مدینہ منورہ فضائل، احکام وآداب	اِعداد
۱۷	اسلام میں نماز کا مقام	اِعداد
۱۸	زکاۃ الفطر مسائل واحکام	اِعداد
۱۹	ہم ماہ رمضان کیسے گزاریں؟	اِعداد
۲۰	کلمہ شہادت ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شرطیں	ترجمہ
۲۱	عقیدہ سے متعلق بعض غلطیوں کی نشاندہی	ترجمہ
۲۲	قبروں سے وابستگی ایک سنگین معاملہ	ترجمہ
۲۳	کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' کا معنی ومفہوم	ترجمہ
۲۴	دین اسلام کا مذاق اسلام سے خارج کردینے والے امور میں سے ایک	ترجمہ
۲۵	شرک کی تعریف اور اس کی انواع واقسام	ترجمہ
۲۶	اسلام کیا ہے؟	ترجمہ
۲۷	رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت	ترجمہ

مذکورہ بالا کتب وفولڈرس کے لئے مندرجہ ذیل ایمیل پر رابطہ کریں:

waliazami@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انجمن اصلاح معاشرہ کی اہم مطبوعات

انجمن اصلاح معاشرہ

ANJUMAN ISLAH-E-MOASHIRA

Bandi Kalan, Mohammadbad. Distt. Mau, U.P. (INDIA)

E-mail: anjuman15@hotmail.com